399

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَنَّ الفضلَ بیدِ اللّٰہِ یُؤتیہِ مَن یّشاءُ — عسٰی اَن یّبعثکَ ربُّکَ مقامًا محمودًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	مورخہ ۵ رجب ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کے درد۔ اور نزلہ کی شکایت بدستور ہے۔ باوجود علالت طبع آج حضور نے خطبہ جمعہ آہستہ آواز سے پڑھا جسے چند اصحاب سارے مجمع تک پہونچانے کے لئے بلند آواز سے دوہراتے گئے:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

میاں کالو شاہ صاحب سکنہ بنگہ ضلع جالندھر نے بعمر ۷۹ سال وفات پائی۔ اور آج ان کی نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر کوئی شخص طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا

"خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقعہ ہوئی ہے۔ جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں۔ اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے۔ کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کرکے صانع کی ضرورت محسوس کرے۔ مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے۔ اور اس درجہ عین الیقین تک پہونچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے۔ وہ درحقیقت موجود بھی ہے۔ یہ اور بات ہے اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے۔ اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا اور خدا تعالےٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔ اور ان کی یہ حجت ہے۔ کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے۔ اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی۔ جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر ان چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اس قسم کے لوگ کئی لاکھ اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں اب ظاہر ہے۔ کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست ان کو ملتی۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلشانہ پر کوئی برہان یقینی عقلی ان کو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالےٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا۔ بلکہ ضرور غرق ہوگا۔ اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اس کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کے امیر شریعت میرٹھ میں پٹ گئے

غداریوں اور ملت فروشیوں کے باعث احرار کے پاؤں جب پنجاب سے اکھڑ گئے اور مسلمانوں نے ان سے اپنے چندوں کے ہزار ہا روپے کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔ تو ان کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ اور صدر مولوی حبیب الرحمٰن نے صوبہ متحدہ کا رخ کر لیا۔ اور لکھنؤ میں اپنا اڈا قائم کر کے ادھر ادھر چکر لگانے لگے۔ اس طرح انہوں نے اپنے لئے نیا میدان تلاش کر لیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے اس صوبہ کے لوگوں پر بھی ان کے لچھن ظاہر ہو رہے اور وہ ان کے خلاف نفرت و حقارت کا پورے زور کے ساتھ اظہار کرنے لگے ہیں چنانچہ ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ۹ ستمبر کو میرٹھ میں جمعیۃ العلماء کے زیر اہتمام مسلمانوں کا ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جونہی مولوی عطاء اللہ تقریر کرنے کے لئے پلیٹ فارم پر آئے۔ مسلم لیگ والوں نے جو جلسہ میں موجود تھے پلیٹ فارم پر قبضہ کر لیا۔ اور نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ لاؤڈ سپیکر اٹھا کر لے گئے۔ اور مولوی عطاء اللہ صاحب کو زد و کوب کیا۔ منتظمین کی کوششوں کے باوجود جلسہ نہ ہو سکا۔ (پرتاپ ۱۰ ستمبر)

اگرچہ یہ وہی طریق عمل ہے جس کے موجد خود احرار ہیں۔ تاہم اسے ہم پسندیدہ نہیں سمجھتے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا امیر شریعت کو اب بھی یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ سات کروڑ مسلمانان ہند کے دینی اور دنیوی راہ نما ہیں۔ اور مسلمان ان کے اشاروں پر چلنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ زمین ان کے پاؤں کے نیچے سے نکل گئی ہے:۔

اخبار احمدیہ

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ موضع گھٹیالیاں اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کی اصلاح اور تربیت کے لئے مرکز کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی گھٹیالیاں میں نماز جمعہ پڑھایا کریں گے۔ احباب شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ خاکسار شیخ غلام رسول گھٹیالیاں

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا ڈاکٹر محمد یعقوب خان ہاؤس سرجن فیمیل وارڈ میو ہاسپٹل لاہور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان جا رہا ہے۔ اس کی مراد کامیابی و کامرانی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار محمد عبد الرشید پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ۔ بابو عبد الواحد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قادیان اور حافظ محمد امین صاحب بعارضہ کاربنکل بیمار ہیں۔ فضل کریم صاحب کلکتی قادیان کی والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ محمد رحمت اللہ خان صاحب کوٹ ریکام کشمیر کی صحت خراب رہتی ہے۔ محمد حسین صاحب سندھ کا لڑکا محمد اکرم عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ محمد انور صاحب پشاور کی والدہ صاحبہ عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیچر ہائی سکول قادیان کی والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ نور احمد صاحب عابد سندھ کے بھائی سردار محمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ طاہر احمد ابن ملک احمد حسین صاحب تیر دبی کی صحت درست نہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعائے صحت کریں نیز حکیم محمد یونس صاحب دینگورلہ پر دو مقدمات دائر ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں

اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳ اگست ۱۹۳۷ء کو برادرم چودھری محمد حسین صاحب کا نکاح محترمہ مریم بیگم بنت نور الٰہی ... کا حضرت ... خان ... سے بعوض ... صد روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے:۔ خاکسار محمد رمضان قادیان

منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان ۱۹۳۷ء کا ضروری اعلان

گزشتہ سال صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس ٹورنامنٹ کی بنیاد رکھی۔ امسال ٹورنامنٹ کے لئے ڈاکٹر لال الدین احمد صاحب آف یوگنڈہ کی طرف سے بتوسط ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ایک نہایت شاندار کپ" صاحبزادہ صاحب موصوف کو موصول ہوا جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

ٹورنامنٹ ۱۰ اکتوبر سے ۱۵ اکتوبر تک ہوگا۔ جس میں لوکل اور بیرونی کلب ایسوسی ایشن۔ کالج اور سکول شریک ہو سکتا ہے۔ فیس داخلہ ہر ٹیم کے لئے پانچ روپے ہے۔ اور ایک سے زائد ٹیمیں بھیجنے والے ادارہ سے ہر دوسری ٹیم کی فیس داخلہ تین روپے لی جائے گی۔ فائنل میچ میں کامیاب ہونے والی ٹیم کو متذکرہ بالا "Challenge Cup" اور "Runners up" کو ایک چھوٹا کپ دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ممتاز کھلاڑیوں کو میڈلز دیئے جائیں گے۔ سکول ٹیموں کا مقابلہ سکول ٹیموں سے ہوگا۔ فائنل میچ سکولوں میں سے جیتنے والی اور دوسرے اداروں میں سے جیتنے والی ٹیم کے مابین ہوگا۔ ہر ٹیم کو اپنا اپنا سامان جو کھیل کے قواعد کے مطابق ہو خود لانا ہوگا۔ (تفصیلات کے لئے سکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی سے خط و کتابت کریں۔) فیس داخلہ ۲ اکتوبر تک خاکسار کے پاس پہنچ جانی چاہیئے۔

حسب ذیل ممبروں پر مشتمل ٹورنامنٹ کمیٹی جملہ انتظامات کرے گی:۔

(۱) صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی (صدر) (۲) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے (۳) صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی (۴) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (۵) خاکسار سکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی

خاکسار۔ قمر الدین

پریذیڈنٹ لوکل انجمن قادیان کا انتخاب

قاری غلام مجتبیٰ صاحب کے معاون ناظر امور عامہ مقرر کئے جانے کی وجہ سے پریذیڈنٹ صاحبان حلقہ جات کے اجلاس زیر صدارت ناظر امور عامہ منعقدہ ۲ جولائی میں جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ کا نیا انتخاب کیا گیا تھا۔ اس عہدہ کے لئے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل جٹ کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ جسے نظارت علیا نے منظور کر لیا ہے۔ لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے اس امر کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان

سرمایہ دار احباب کے لئے نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے۔ جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہیں فوراً مجھے اطلاع دیں۔ پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کے لئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی تو وہ بھی واپس کر دیا جائیگا:۔

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۵ - رجب ۱۳۵۶ھ

جنڈیالہ شیر خاں کا سکھ مُسلم فساد

جنڈیالہ شیر خاں ضلع شیخوپورہ میں سکھ مسلم فساد کے متعلق حکومت پنجاب کے پارلیمنٹری سکرٹری راجہ غضنفر علی خان نے چند دن ہوئے۔ جو بیان شائع کیا تھا۔ اس کی تصدیق حکومتِ پنجاب کے اس سرکاری اعلان سے بھی ہو گئی ہے۔ جو آج ہمارے پاس پہونچا ہے۔ اور یہ بات قطعی طور پر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ سکھوں نے ایک نہایت ہی معمولی سے انفرادی واقعہ کو فرقہ وارانہ رنگ دیکر فساد کی ایسی آگ بھڑکائی۔ جس کے نتیجہ میں کئی ایک قیمتی جانیں ضائع ہونے کے علاوہ پنجاب کے فرقہ وار تعلقات کو سخت صدمہ پہونچا۔ اور وہ اختلافات کی خلیج۔ جو پنجاب کی مختلف قوموں کے دوستانہ اور روادارانہ تعلقات میں حائل ہے۔ اور زیادہ وسیع ہوگئی ہے۔

اس فساد کے متعلق سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ مُسلمانوں کی انتہائی رواداری اور مسالمت کے باوجود بعض بیرونی سکھ اصحاب نے مسلمانوں کے متعلق ایسا رویہ اختیار کیا۔ جو نہایت ہی اشتعال انگیز اور فتنہ خیز ثابت ہوا۔ اور یہ بات حکومتِ پنجاب کے اعلان سے بھی ثابت ہے۔ جس سے حسب ذیل امور معلوم ہوتے ہیں:-

۱۔ ایک مسلمان مالک زمین کے ایک سکھ مزارعہ نے جب کھلم کھلا ایک مُرغ کا جھٹکہ کیا۔ تو مسلمانوں نے اس کو روکا نہیں۔ بلکہ یہ کہا۔ کہ جس کنوئیں سے ہم پانی لیتے ہیں۔ اس سے وُہ نہ لے۔ اور یہ اس لئے کہا۔ کہ جھٹکہ جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ کھانے والوں کے برتنوں کے ذریعہ پانی ناپاک نہ ہو۔

۲۔ جب وُہ سکھ اس گاؤں کو چھوڑ کر سکھوں کے ایک پاس ہی کے گاؤں میں چلا گیا۔ تو اسے واپس لانے کے لئے مسلمان مالک زمین نے پوری کوشش کی۔ اور وعدہ کیا۔ کہ اگر وہ اپنی مزروعہ زمین پر واپس آجائیگا تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائیگا سکھ اس پر رضامند ہوگیا۔ لیکن بعض بیرونی سکھوں نے اس کو ترغیب دی کہ وُہ جانے سے قبل ہرجانہ طلب کرے۔ مالکِ زمین نے یہ بات بھی مان لی۔ حتّٰی کہ ایک تیسرے آدمی کے پاس مجوزہ فریقین ہرجانہ رکھ دیا گیا۔ کہ وُہ اسے سکھ مزارعہ کے حوالے کردے۔

۳۔ اس طرح قضیہ بالکل طے ہوچکا تھا۔ کہ بیرونی سکھوں نے پھر مداخلت کی۔ اور یہ شرط پیش کردی۔ کہ اس گاؤں کے مسلمان۔ اخباروں اور وسیع پیمانہ پر تقسیم کردہ پوسٹروں کے ذریعہ اس امر کا اعلان کردیں کہ گاؤں میں جھٹکہ کرنے کی کھلی اجازت ہے۔ ورنہ ہم یہاں جتھے بھیجنے کا انتظام کریں گے۔ چونکہ مالکِ زمین کھوکھر قوم کا تھا۔ اور اس گاؤں میں کھوکھر صرف چند ہی ہیں۔ باقی مسلمان دوسری اقوام کے ہیں۔ اس لئے کھوکھروں نے سارے مسلمانوں کی طرف سے اس قسم کا اقرار کرنے کے متعلق معذوری کا اظہار کیا۔ لیکن خود اس قدر جھک گئے۔ اور اتنی نرمی دکھائی۔ کہ چند سکھوں کو انہوں نے اپنے ہاں دعوت دی۔ اور ایک بکرا پیش کیا۔ تاکہ وُہ اس کا جھٹکہ کرکے کھائیں۔ مگر اس کا سکھوں پر اُلٹا اثر ہوا۔ اور وُہ اس گاؤں پر چڑھائی کرنے کا سامان کرنے میں اور زیادہ مصروف ہو گئے۔ حتّٰی کہ جتھوں کا انتظام کرنے والوں نے اپنا مفصل پروگرام شائع کردیا۔ جس میں گاؤں کی گلیوں میں سے سکھوں کے جلوس کا گزرنا بھی شامل تھا۔

۴۔ جب نوبت یہاں تک پہونچ گئی۔ اور مسلمانوں نے سمجھا۔ کہ ہزاروں سکھوں کے بے تحاشا گاؤں میں گھس آنے سے ان کی مستورات کی عزت تک خطرہ میں ہے۔ تب بھی انہوں نے کسی رنگ میں خلافِ امن کوئی کارروائی نہ کرنی چاہی۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر سکھ گاؤں میں سے جلوس گزارنے پر مصر رہے تو وُہ اپنے مکانوں کو تالے لگا کر اور بال بچوں کو ساتھ لے کر کہیں چلے جائیں گے۔ مُسلمانوں کے یہاں تک کہدینے پر بھی سکھ اکڑے رہے۔ مگر گاؤں کی گلیوں کا تنگ ہونا آڑے آیا۔ اور اس وجہ سے سکھ جلوس گاؤں میں نہ لے جا سکے۔

۵۔ سکھوں کے جلوس نے جو چھ ہزار کے قریب افراد پر مشتمل تھا۔ لاٹھیوں اور کلہاڑیوں کا مظاہرہ کیا۔ اور اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ اس موقعہ پر بھی گاؤں کے مسلمان اس طرف کو چھوڑ کر جہاں سکھ جمع تھے۔ گاؤں کی دوسری طرف چلے گئے۔

۶۔ ان حالات میں چند سکھوں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہوا۔ جس میں تین مُسلمان دو سکھ اور ایک ہندو مارے گئے۔

ان مستند حالات سے صاف ظاہر ہے کہ سکھوں نے خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بنا ڈالا۔ ہر مرحلہ پر ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لیا۔ اور مسلمان جس قدر نرمی اختیار کرتے گئے۔ سکھ اتنے ہی اکڑتے گئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھوں میں سے کچھ لوگ تھے۔ جو ضرور فساد پر تلے ہوئے تھے۔ اور اپنی قوت اور طاقت کا مظاہرہ کرکے مسلمانوں کو ایسا مرعوب کرنا چاہتے تھے۔ کہ ان میں سے کوئی مالک ہونے کے باوجود کسی سکھ مزارعہ کے سامنے بھی دم نہ مار سکے۔

سکھوں کا طریق اتنا حیرت انگیز نہیں۔ جس قدر یہ امر کہ شروع سے لے کر آخر تک سکھوں کی سرگرمیوں کا علم ذمہ دار حکام کو مکمل طور پر تھا۔ اور وہ دیکھ رہے تھے۔ کہ لمحہ بہ لمحہ فتنہ و فساد کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ مگر انہوں نے اس کو روکنے کی کوئی کوشش نہ کی۔ اور سب کچھ دیکھتے بھالتے ہوئے سکھوں کو کھلی آزادی دے دی۔ کہ مُسلمانوں کو مرعوب۔ اور خوف زدہ کرنے کے لئے جو چاہیں کریں۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ سکھوں کے بارے میں اس قسم کی کوتاہی بار بار حکام کی طرف سے کیوں عمل میں آرہی ہے۔ اور کیوں وُہ فساد رونما ہونے سے قبل ضروری احتیاط نہیں کرتے۔ حالانکہ جب صاف طور پر یہ نظر آرہا ہو۔ کہ کوئی فریق دوسرے فریق کو خواہ مخواہ اشتعال دلانے۔ اور نقصان پہونچانے کے درپے ہے اور اس کے لئے کھلم کھلا تیاریاں کر رہا ہے۔ تو فوراً اس قسم کی سرگرمیوں کو روک دینا چاہیئے۔

کاش! سابقہ افسوسناک اور نہایت ہی رنج دہ واقعات سے آئندہ کے لئے سبق حاصل کیا جائے۔ اور سکھوں پر واضح کردیا جائے۔ کہ ان کی سینہ زوری اب ناقابل ہوچکی ہے۔

قادیان اور خلافت احمدیہ کی قدر و عظمت

آج سے پچیس سال قبل مولوی محمد علی صاحب کی نگاہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جب قریب آتا ہے۔ تو ذمہ دار کارکنوں کی طرف سے اخباروں اور پوسٹروں کے ذریعہ لوگوں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اور ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ سالانہ اجتماع میں ضرور شریک ہو۔ حال ہی میں ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے "الفضل" مورخہ ۴ ستمبر میں ایک اپیل شائع ہو چکی ہے۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب نے ۱۰ نومبر ۱۹۱۲ء کو جبکہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری تھے۔ ایک اعلان شائع کیا تھا۔ جو اردو ریویو ماہ نومبر ۱۲ء میں درج ہے۔ اس اعلان میں مولوی صاحب نے ایک اصل بیان کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ جن احباب کو قادیان آئے کئی کئی سال گزر جاتے ہیں۔ ان کو سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو۔ مگر تھوڑے ہی دنوں میں طبیعت کا رنگ بدل جاتا ہے۔ مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں یہ فقرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"جو لوگ ہمارے احباب میں سے اکثر قادیان آتے رہتے ہیں۔ وہ یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انہیں سال میں اگر کوئی موقعہ یہاں تک آنے کا مل سکتا ہے۔ تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے۔ کہ وہ دوسرے احباب کو اس تک کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ بعض احباب کو کئی کئی سال یہاں آئے ہوئے گزر گئے ہیں۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس طرح پر سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو۔ مگر تھوڑے دنوں میں ہی طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے۔"

جو دوست مولوی محمد علی صاحب کی ۱۹۱۴ء سے پہلے کی تحریروں اور اس کے بعد آج تک کی تحریروں میں نمایاں فرق دیکھتے ہیں۔ وہ تعجب کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کو کیا ہو گیا۔ کہ اب وہ ہر اس فتنہ میں حصہ لیتے ہیں۔ جو قادیان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کھڑا کیا جائے۔ اور ہر فتنہ پرداز کی مالی اور قلمی مدد کرتے ہیں۔ اس کی وجہ مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو قادیان آئے سالہا سال گزر جاتے ہیں۔ انکے دل میں پہلے ایک قسم کی اجنبیت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو۔ مگر تھوڑے ہی دنوں میں طبیعت کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اس کا ثبوت خود ان کی اور ان کے رفقاء کی ذات ہے۔ ان کی طبیعت کا جو رنگ ۱۹۱۴ء سے پہلے تھا۔ وہ اب نہیں رہا بلکہ بالکل ہی بدل چکا ہے۔ نومبر ۱۹۱۲ء کے اعلان میں شمولیت جلسہ قادیان کے لئے احباب کو دعوت دیتے ہوئے خلیفہ وقت کے وجود کو خدا تعالےٰ کا خاص فضل قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں

"کس قدر فضل خدا ہم پر ہے۔ کہ اس دوسری غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اس نے کس قدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے۔ یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے۔ جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا"۔

لیکن اب ہر احمدی کو قادیان جانے سے روکتے۔ اور خلافت احمدیہ کے سب سے بڑے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ اسی اعلان میں مولوی محمد علی صاحب نے ایک اور اصل بھی بیان کیا ہے وہ یہ کہ جو احباب اس ذمہ داری کے ناقابل سمجھے جائیں گے۔ خدا کا ہاتھ ان کو الگ کر دے گا۔ اور یہ کام ان کے سپرد کرے گا۔ جو اس کے اہل ہوں گے۔ چنانچہ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

"میرے دوستو! اللہ تعالےٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قائم کیا ہے۔ اور ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ داری کا کام ڈالا گیا ہے۔ ہماری ذمہ داری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں۔ کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھر دینے کا سامان کر دیں۔ تو ہماری غرض حاصل ہو گئی۔ نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہونچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ اب غور کرو۔ کہ ذمہ داری کو تم نے کہاں تک سمجھا ہے اور ابھی کونسا حصہ اس کا پورا کیا ہے جو سست ہو رہے ہو۔ وہ خدا کے لئے سستی کو چھوڑ دیں۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ اس ذمہ داری کے ناقابل سمجھ کر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کر دے"۔

مذکورہ بالا تحریر سے ثابت ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور انکے ساتھیوں کو سلسلہ کی ذمہ داری کے ناقابل اور نااہل سمجھ کر خود خدا نے ان کو سلسلہ سے الگ کر دیا۔ اور قادیان سے باہر نکال دیا۔ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بات مجھے اب تک یاد ہے۔ میں ان کے مکان میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ باتوں باتوں میں فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہی ان (مولوی محمد علی اور ان کے ساتھیوں) کو نکالا ہے۔ اگر ہم ان کو نکالتے تو اول ان کا نکالنا مشکل تھا۔ دوسرے تمام دنیا ہم کو بے وقوف سمجھتی۔ کہ ایسے پرانے کارکنوں کو قادیان سے نکال دیا۔ سو یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ خدا نے خود ان کو نکال دیا۔ یہ بات تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت ہی ظاہر ہو چکی تھی۔ کہ یہ لوگ دنیا میں اس اسلام کو پیش کرنا نہیں چاہتے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے۔ یہ بات ان کی بعد کی تحریروں سے اور بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی۔

اسی اصل کے ماتحت شیخ مصری اور دیگر خوارج بھی الگ ہوئے۔ اس وقت تک جس قدر لوگ بھی سلسلہ سے الگ ہوئے ہیں۔ ان کی زندگی کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو یہی معلوم ہو گا۔ کہ وہ اس تعلیم پر کاربند نہیں رہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں لائے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو اس ذمہ داری کے ناقابل اور نااہل سمجھ کر خود انکو الگ کر دیا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر جو سچا اسلام ہے۔ صحیح معنوں میں چلنے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار عبدالحمید ریلوے آڈیٹر لاہور

سندھ میں ایک استاد کی ضرورت

سندھ میں ایک احمدی سندھی رئیس کو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ جو میٹرک پاس ہو ساتھ ہی مولوی فاضل بھی ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ عربی کی کافی لیاقت رکھتا ہو۔ مخلص اور متقی ہو۔ سندھی یا مقامی زبان جاننے والے کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواست بذریعہ امیر جماعت مع تصدیق کے ارسال کی جائے۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵ تک ماہوار علاوہ خوراک دی جائیگی۔ انچارج تحریک جدید قادیان

401

مذہبی میدان میں جماعت احمدیہ کی کامیابی کا اعتراف

تحریک احرار کے متعلق متضاد بیانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہتے ہیں" ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہونے پر احرار کے نیم مُردہ جسم میں بھی حرکت پیدا ہو گئی۔ اور محض اتنی سی بات پر احرار کے بعض نمائندوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ" مرزا محمود کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی"۔ حالانکہ الٰہی سلسلوں سے مرتدین و مخرجین کا وجود ہمیشہ علیحدہ ہوتا رہا ہے۔ احرار کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خدا کے برگزیدوں کا سہارا زید یا بکر نہیں ہوا کرتا۔ ایسا خیال تو محض دُنیوی جتھوں پر انحصار رکھنے والے گروہوں کا ہوتا ہے۔ اور احمدیت تو روز اول سے اس خدا کے سہارے پر قائم ہے۔ جو ابدی اور زندہ خدا ہے۔ چنانچہ انسان آتے اور مرتے رہیں گے۔ مگر خدا کا یہ سلسلہ کبھی نابُود نہ ہو گا۔ درحقیقت احرار نے قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نافذ ہوتے ہوئے مندرجہ بالا فقرہ کے عنوان سے ٹریکٹ شائع کر کے محض مُونہہ چڑایا۔ ورنہ ان کے دل بھی مانتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب ایسے لوگوں کے نکلنے سے جماعت احمدیہ کمزور نہیں۔ بلکہ مضبوط ہوئی ہے۔ اور احمدیوں کی اپنے مقدس امام سے وابستگی میں رخنہ پڑنے کی بجائے ان کے دل اور بھی والہانہ انداز میں اس پر قربان ہو رہے ہیں:۔

پھر تعجب یہ ہے۔ جبکہ شیخ صاحب ہنوز احمدی کہلاتے ہیں۔ اور احرار کے نزدیک ویسے ہی کافر اور گردن زدنی ہیں۔ جیسے دیگر احمدی۔ تو انہیں خوشی کس بات کی ہے۔ اور وہ شیخ صاحب کو سر آنکھوں پر کیوں بٹھا رہے ہیں؟ یا تو احرار کے فتاوے بدل گئے ہیں۔ یا شیخ صاحب اظہار احمدیت میں حق پر نہیں۔ اول الذکر صورت میں احرار کی مذہبی اور اخلاقی شکست عیاں ہے۔ مؤخر الذکر صورت میں آج تک منافقت سے کام لینے والے انسان کے جماعت احمدیہ سے نکل جانے پر جماعت کا کیا نقصان ہے قرآن مجید فرماتا ہے۔ لو خرجوا فیکم ما زادوکم الا خبالا۔ کہ ایسے منافق اگر تمہارے ساتھ ہو کر جنگ میں شریک ہوں۔ تو تمہارے نقصان کا ہی باعث ہونگے۔

حیرت ہے۔ کہ احرار جن کے متعلق احمدیت کے معاند بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ وہ زاویۂ خمول میں محو استراحت ہیں۔ مصری صاحب کی علیحدگی پر شادیانے بجا رہے ہیں۔ اخبار "زمیندار" لکھتا ہے:۔

"بتایا جائے کہ اگر مسجد شہید گنج کی تحریک سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو باقی امور خصوصاً قادیانیت کے متعلق احرار کی وہ ہنگامہ آرائی جس نے طول و عرض ہند میں ہلچل ڈال دی تھی۔ آج کیوں زاویۂ خمول میں محوِ استراحت ہے۔ اور سیاسیات میں مسلمانوں کی راہ نمائی کا ادعا کس گوشۂ جمود میں دبکا ہوا ہے"۔

(۱۱ اگست ۱۹۳۷ء)

بہرحال ہم احرار کے اس آخری "ٹریکٹ" پر مختصر تبصرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں:۔ "امیر جماعت احرار" لکھتے ہیں:۔

"تحریک مرزائیت نے مذہب کے نام سے جنم لیا۔ مذہب کے نام سے اس کی تبلیغ ہوئی۔ **اور اس کا مقابلہ بھی بدقسمتی سے صرف مذہبی رنگ ہی میں ہوتا رہا۔** اس حقیقت کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا کہ مذہب کے پردہ میں تجارتی کمپنی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور مذہب کے نام سے اغیار کی سیاسی اغراض کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کا پروگرام وضع کیا گیا ہے (سچ ہے المرء یقیس بنفسہ) چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ باطل کو اس کی آنے والی اصلی راہوں سے روکا جاتا۔ اور اس فتنہ کے سرچشمہ پر بند لگا دیا جاتا۔ لیکن **تمامتر توجہ بحث و مباحثہ پر ہی مرکوز کر دی گئی۔ جس نے دماغی عیاشوں۔ اور تماشا بینوں کی ایک جماعت کو اس تحریک کے بانی کے گرد جمع کر دیا"۔** صفحہ ۱۔

اس عبارت میں کھلے الفاظ میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ احمدیت کو مذہبی مقابلہ میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ حتےٰ کہ دُشمن نے مذہبی مقابلہ کو اپنی" بدقسمتی" قرار دے دیا۔ اور اس نے جبکہ" احمدیت کی تبلیغ مذہب کے نام پر ہوتی تھی" مذہبی میدان کو چھوڑ دیا۔ بحث و مباحثۂ دینی میں تمام دُشمن شکست کھا گئے۔ اور بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کے گرد محققین ہاں بقول مولوی "ظفر علی خان" بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کاؤنٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے"۔ (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء) کی جماعت جمع ہو گئی:۔

غرض احمدیت کو میدان مذہبیات میں نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ اور صرف یہی وجہ تھی۔ کہ احمدیت کے دُشمن میدان تبدیل کرنے پر مجبور ہوئے۔ اور انہوں نے سیاست کے نام پر باطل کی پُرانی چال کی اقتدا شروع کر دی۔ چنانچہ "امیر احرار" نے لکھا ہے:۔

"آخر تقریباً نصف صدی کے بعد مجلس احرار اسلام ہند کے ہوشمند اور نباض کارکنوں نے مرزائیت کی دکھتی ہوئی رگ کو پہچانا۔ اور اپنے مخصوص انداز میں اس کا آپریشن شروع کیا۔ خاص قادیان میں اپنا دفتر کھول دیا"۔

چشم بد دُور! اچھے ہوشمند اور نباض کارکن تھے۔ کہ" تقریباً نصف صدی" تک مرض بھی تشخیص نہ کر سکے۔ اگر ایسے ہی" ہوشمند اور نباض کارکنوں" کے مجموعہ کا نام "مجلس احرار اسلام ہند" ہے۔ جو اپنے آپ کو سات کروڑ مسلمانان ہند کے واحد نمائندہ قرار دیتے ہیں۔ تو اس قوم کی کشتی کا ساحل مُراد تک پہونچنا معلوم؟ ہاں مضمون نویس نے" مخصوص انداز میں آپریشن" سے مغلظات کا وہ طومار اور اکاذیب کا وہ انبار مُراد لیا ہے۔ جو گزشتہ سالوں میں نام نہاد احرار نے جماعت احمدیہ کے بزرگ بانی۔ اور اس کے خلیفہ۔ اور دیگر اراکین جماعت کے خلاف جمع کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اس عفونت سے لبریز لٹریچر کے ذریعہ جو احرار نے بطور یادگار چھوڑا ہے۔ انہوں نے اپنے اخلاق اور کیریکٹر کا اپریشن کیا ہے ورنہ صداقت کبھی ان گالیوں سے دب نہیں سکی:۔

اب جبکہ احرار کے مخصوص انداز جاتے رہے۔ انہوں نے پُورا زور لگا کر دیکھ لیا۔ کہ وہ خدا کے سلسلہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکے۔ ہم اس ناخوشگوار یاد کو لمبا نہیں کرنا چاہتے۔

صرف یہ بتادینا چاہتے ہیں۔ کہ زیر نظر ٹریکٹ میں ایک طرف تو بتایا گیا ہے کہ مجلس احرار کے "ہوشمند اور تباحق کارکنوں" نے "تقریباً نصف صدی" کے بعد علماء اور مولویوں کو مذہبی میدان میں ہارتے ہوئے دیکھ کر گالیوں کا نیا حربہ تجویز کیا اور جماعت احمدیہ کا مقابلہ مذہبی میدان میں نہیں بلکہ سیاسی میدان میں کرنے کی ٹھانی۔ گویا احراری تحریک مذہبی تحریک نہیں۔ اور اس کا قادیان میں دفتر مذہبی دفتر نہیں۔ یہ بات ٹریکٹ کے پہلے صفحہ پر درج ہے۔ لیکن دوسری طرف جب مضمون کی تان چندہ مانگنے پر ٹوٹتی ہے وہاں لکھا ہے۔ "ہمارا دفتر تبلیغی ہے ہمارا مشن خالص مذہبی ہے"۔ سرکاری ملازم حضرات بھی بخوشی اس میں حصہ لے سکتے ہیں" ملاحظہ فرمایئے کہ جھوٹ کے کیونکہ پاؤں نہیں ہوتے۔ ابھی ابھی اکابر احرار احمدیت کا مقابلہ "مذہبی رنگ میں" کرنے کو بدقسمتی قرار دیتے تھے۔ مذہبی بحث و مباحثہ کا نتیجہ جماعت کی ترقی بتلاتے تھے۔ بلکہ مجلس احرار کے "ہوشمند اور تباحق کارکنوں" کی ہوشمندی اور تباحقیت کی واحد دلیل یہ دیتے تھے۔ کہ انہوں نے احمدیت کا مذہبی مقابلہ چھوڑ کر "آپریشن" شروع کر دیا ہے۔ لیکن جونہی اپنے اصل مقصد یعنے روپیہ کی وصولی کی طرف آئے۔ اور "سرکاری ملازم حضرات" کی گراں قدر تنخواہوں کا تصور کیا۔ فوراً پینترا بدل کر لکھ دیا۔ کہ چندہ لایئے چندہ کیونکہ "ہمارا مشن خالص مذہبی" ہے ان عقلمندوں سے پوچھا جائے۔ کہ جب "تقریباً نصف صدی" تک خالص مذہبی مشن احمدیت کا مقابلہ کرنے کے باوجود اس کی ترقی میں سدراہ نہ بن سکے۔ تو کیا آپ لوگوں کا چندہ کے لئے "خالص مذہبی مشن" کھولنا آزمودہ را آزمودن والی بات نہیں؟

احراری تحریک کی موجودہ حالت وہی ہے جس کا زمیندار ۱۱ اگست کے الفاظ میں اوپر ذکر ہو چکا ہے بہرحال زیر تنقید ٹریکٹ میں مذہبی میدان میں احمدیت کی کامیابی کا واضح اقرار موجود ہے۔ نیز احراری تحریک کے متعلق متضاد بیانات ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

آسمانی خلافت کی قبا اتارنے کی کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاندین خلافت کے دعاوی باطلہ

خلافت حقہ کا قیام

قدیم سے خدا کی یہ سنت مستمرہ چلی آتی ہے۔ کہ وہ جب بھی کوئی مقدس سلسلہ قائم کرتا ہے۔ تو اسے ناقص اور ادھوری حالت میں نہیں چھوڑتا۔ بلکہ اس کی تکمیل اور برومندی کے لئے مختلف سامان پیدا کرتا ہے۔ جن میں سے اہم ترین سامان خلافت حقہ کا قیام ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا تعالےٰ کا مقصد اعظم جو نبی کی بعثت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ فوت ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس نبی کی جانکاہ قربانیاں اکارت جاتی ہیں۔ اور اس طرح نعوذ باللہ خدائے سبوح پر الزام عائد ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ ناممکن ہے کہ خدائے ذوالجبروت اپنے ہاتھ سے ایک پودہ لگائے۔ مگر قبل اس کے کہ وہ اپنے پورے نشوونما کو پہنچے اسے مخالفت کی باد صرصر سے اکھڑنے دے۔ یا ایک دشمن کے تیر کے نیچے چھوڑ دے بالکل اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ وہ اس نافع ترین پودہ کی حفاظت ایک نااہل انسان کے سپرد کر دے۔ جبکہ ایک معمولی دانشمند بھی یہ گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنے باغ کی حفاظت کسی ناقابل انسان کے سپرد کر دے۔ تو خدا یہ گوارا کیونکر کر سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے کوئی ایسا شخص کھڑا کرے۔ جو اس کی حفاظت اور نگرانی کا اہل نہ ہو۔

غرض جب خدائے حکیم اپنے مامور و مرسل کے ذریعہ کسی صداقت کی تخم ریزی کرتا ہے۔ تو نبی کی وفات کے بعد اس کی آبیاری اور تکمیل نشوونما کے لئے اپنے رسول کی نیابت میں ایک قابل ترین انسان کھڑا کرتا ہے۔ اور وہی نائب اس بات کا زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ کہ وہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اور اس کا بانی واقعی خدا کا راستباز رسول تھا۔

حوادث و شدائد کے طوفان

خدائے قدوس کی اس برگزیدہ جماعت پر جو کمزور اور یتیم بچہ کی طرح رہ جاتی ہے۔ اگرچہ نازک ترین گھڑیاں آتی ہیں۔ اور حوادث و شدائد کے طوفان میں اندرونی و بیرونی دشمن یہ یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت مٹ جائے گی مگر خلافت کی بدولت جماعت کو حیرت انگیز قوت و اقتدار حاصل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور حاسدین و معاندین کے گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے۔

واقعات ماضی کا اعادہ

تاریخ ہمیشہ واقعات ماضی کو دہراتی آئی اور دہراتی چلی جائے گی۔ قرآن کریم بھی لطیف رنگ میں اس نظریہ کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے تشابهت قلوبهم یعنے زمانہ حال کے منکرین رسالت و خلافت زمانہ سلف کے منکرین کے اس قدر تشابہ اختیار کر چکے ہیں۔ کہ ان کے قلوب اور ان کے افکار و کیفیات ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور اے رسول مایقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک۔ تجھ پر اسی قسم کے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اور کئے جائیں گے۔ جس قسم کے اور انبیاء پر کئے گئے۔ رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لتتبعن سنن من کان قبلکم کہ تم اپنی پہلی قوموں کے نقش قدم پر چلو گے۔ اس اٹل اصل کے مطابق اسلامی قرون اولےٰ کے بعض عبرتناک واقعات و حالات موجودہ زمانہ میں اس طرح ہمارے سامنے رونما ہو رہے ہیں۔ کہ گویا ہم تیرہ سو سال پیچھے کا کوئی نظارہ دیکھ رہے ہیں۔

اباء و استکبار کا شیوہ اختیار کرنے والے لوگ

خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں محض اپنے فضل و احسان سے اپنے موعود مرسل کی جماعت میں سلسلہ خلافت قائم کیا۔ مگر منکرین خلافت نے جن کے رگ و پے میں عصیان و عدوان کی روح سرایت کئے ہوئے ہے۔ خلافت کے مقابلہ میں استکبار کے ساتھ علم بغاوت بلند کر دیا حالانکہ جس جلیل القدر انسان کے عزل کا وہ سوال اٹھاتے ہیں اس کے مقابلہ میں کسی لحاظ سے بھی ان کی کوئی حیثیت نہیں، پھر قرآن کریم اور دنیا کی کسی تاریخ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی۔ کہ خدا کے قائم کردہ خلفاء میں سے کوئی معزول کیا گیا ہو بلکہ اس کے خلاف قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت سے لے کر حضرت داؤد حضرت سلیمان اور حضرت طالوت علیہم السلام کی خلافت کے حالات مندرج ہیں۔ اور آیت استخلاف میں اجمالاً اور تاریخ میں تفصیلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کے حالات موجود ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے چھ سالہ خطبات اور تقاریر موجود ہیں۔ ان تمام بیانات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ آسمانی خلافت کی قبا کبھی اتاری نہیں جا سکتی۔ جس طرح خدا کے رسول کبھی منصب رسالت سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ اور نہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس مقام سے ہٹا سکتی ہے۔ بالکل

402

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل اسی طرح ان کے جانشین اور خلفا کبھی اس عہدہ جلیلہ سے الگ نہیں کئے جاسکتے ہاں قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیطان اور اس کی ذریت ہمیشہ خلافت مقدسہ کا عزل چاہتے اور اس کے مقابلہ میں فتنہ عظیمہ برپا کرتے ہیں۔ جیسا کہ شیطان خود اس فتنہ انگیزی کا ادعائے باطل کرتے ہوئے کہتا ہے لاقعدن لھم صراطک المستقیم ثم لاٰتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم (اعراف ع۲) مگر خدا یہ فرماتا ہے۔ کہ لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کہ خدا جو مومنوں کی جماعت میں خلفاء قائم کرے گا۔ ان کو یقیناً تمکنت اور قوت واقتدار عطا کرے گا۔ تمکنت کا لفظ عزل کے بالکل مخالف ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خلفا کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔

تمکنت کا واحد ذریعہ خلفاء ہیں

درحقیقت قرآن کریم کے کئی مقامات سے یہ امر عیاں ہے۔ کہ کسی قوم کی تمکین فی الارض کا واحد ذریعہ خلیفۂ وقت کو تمکنت حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ جہاں جہاں قرآن حکیم خلفاء اور ائمہ کے قیام کی غرض پست اور ناتوان اقوام کو اٹھانا اور ان کے مقابلہ میں طاغوتی قوتوں کے افناء و استیصال کا ذکر کرتا ہے۔ وہاں ضمناً یہ بیان کرتا ہے کہ خلفاء اور ائمہ سر پر خلافت سے کبھی اتارے نہیں جاسکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ط ونمکن لھم فی الارض ونری فرعون وھامٰن وجنودھما ماکانوا یحذرون

(سورہ القصص رکوع اول)

کہ ہم چاہتے ہیں وہ لوگ جو زمین میں ضعیف و ناتوان خیال کئے جاتے تھے ان پر احسان کریں۔ اور انہیں ائمہ بنائیں اور ان کو وارث بنائیں۔ نیز انہیں زمین میں قوت واقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکر دل تو وہ بات دکھادیں۔ جس کا انہیں خطرہ رہتا ہے۔

اسی طرح قرآن حمید ایک اور قوم کا واقعہ بیان کرتا ہے۔ جس کے لئے نبی اپنی موجودگی میں اپنا آپ نائب بطور بادشاہ یا جرنیل منتخب کرتا ہے۔ مگر قوم کا ایک حصہ اس انتخاب کو قبول نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے عزل کا بایں الفاظ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ انی یکون لہ الملک علینا ونحن احق بالملک منہ ولم یوت سعۃ من المال کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ہم پر یہ حکمران ہو جبکہ استحقاق حکومت ہمیں اس سے زیادہ حاصل ہے۔ اور اسے تو ملی وسعت بھی میسر نہیں۔ چہ جائیکہ اسے نیابت و حکومت کا منصب حاصل ہو۔ مگر اس وقت کا نبی ان کے اس مطالبہ کو باطل ٹھہراتا اور ان کی صدائے مخالفت کو اس طرح رد کرتا ہے کہ ان اللہ اصطفٰہ علیکم وزادہٗ بسطۃ فی العلم والجسم۔ نادانو اس کے انتخاب میں خدا کا ہاتھ ہے۔ خدا نے اسے منتخب کیا ہے۔ باقی رہا وسعت مال کا سوال سو یہاں اس کی ضرورت نہیں۔ اس نیابت و حکومت کیلئے علمی اور جسمانی وسعت کی ضرورت ہے۔ سو اس وسعت سے خدا نے اسے وافر حصہ دیا ہے۔

خدا تعالےٰ کی قولی اور فعلی شہادت

ان قرآنی بیانات نے اس مضبوط اصل کو چشم بصیرت رکھنے والوں کے لئے واضح کر دیا۔ کہ کسی نبی کی جماعت میں ایک شخص جب منصب خلافت کے لئے منتخب ہو جائے۔ تو اس کے بعد قوم کی مخالفت کے باوجود اسے منصب سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ انتخاب بہرحال خدا کا انتخاب کہلاتا ہے اور علام الغیوب خدا انتخاب میں غلطی سے منزہ ہے۔

اب ایک طرف قرآن مجید اس اصل کلیہ کو پیش کرتا ہے۔ کہ عباء خلافت پہنانے کے بعد کبھی چھینی نہیں جاسکتی۔ اور دوسری طرف فعلی شہادت اسلامی تاریخ سے ملتی ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری ایام میں باغیان خلافت آپ کے خلاف فتنہ برپا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ خلافت سے دست بردار ہو جاؤ۔ ورنہ قتل کر دئے جاؤ گے۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ لاانزع سربالا سربلنیہ اللہ (تاریخ الکامل جز ۳ ذکر مقتل عثمان) کہ میں اس قمیص خلافت کو کبھی نہیں اتار سکتا جو خدا نے مجھے پہنائی ہے۔

پھر آپ نے ایک تقریر کی جس میں فرمایا:۔

یا اھل المدینۃ انکم دعوتم اللہ عند مصاب عمر ان یختار لکم ویجمعکم علی خیرکم اتقولون ان اللہ لم یستجب لکم وھنتم علیہ وانتم اھل حقہ اتقولون ھان علیہ دینہ فلم یبال من ولی والدین لم یتفرق اھلہ یومئذ ام تقولون لم یکن اخذ عن مشورۃ انما کان مکابرۃ فوکل اللہ الامۃ اذ عصتہ ولم یشاوروا فی الامامۃ ام تقولون ان اللہ لم یعلم عاقبۃ امری۔ (تاریخ۔ الکامل جز ۳ مقتل عثمان)

اے اہل مدینہ تم نے اللہ تعالےٰ سے عمر کی مصیبت پر یعنی ان کے شہید ہونے پر دعائیں کی تھیں۔ کہ وہ تمہارے لئے بہترین شخص منتخب کرے۔ اور تم میں سے جو بہترین شخص ہو اس کے ہاتھ پر تمہیں جمع کرے۔ اب کیا تم یہ کہتے ہو۔ کہ (ایسی نازک گھڑی میں) خدا نے تمہاری دعا نہ سنی اور تم اس کی نگاہ میں اس وقت حقیر ٹھہرے جبکہ تم ہی اس بات کے مستحق تھے کہ تمہاری دعا قبول ہو۔ اگر تم حقیر تھے۔ تو کیا تم کہہ سکتے ہو کہ خدا کی نظر میں اس کا دین بھی حقیر ٹھہرا تھا۔ اس لئے اس نے اس کی بھی پرواہ نہ کی۔ کہ اسے کسی (نااہل) کے سپرد کر دیا۔ پھر کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ کام یعنی انتخاب خلافت مشورہ سے نہ ہوا تھا۔ بلکہ جبر و اکراہ اور دھینگا مشتی سے قرار پایا تھا۔ جس کے نتیجہ میں خدا نے امت مسلمہ کو ایک نااہل کے سپرد کر دیا۔ نیز کیا تم کہہ سکتے ہو۔ کہ خدا میرے حالات کے نتائج کو نہ جانتا تھا۔ کیا اسے علم نہ تھا۔ کہ یہ شخص نااہل ثابت ہو گا۔ اور ان نقائص و معائب سے ملوث ہو جائیگا جو تم میری طرف منسوب کرتے ہو۔

معاندین کا جواب

اسپر وہ بدباطن معاندین تمرد و بیباکی کے ساتھ یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ اما ماذکرت من استخارۃ الناس بعد عمر ثم ولوک فان کل ما صنع اللہ خیرۃ ولکن جعلک بلیۃ ابتلیٰ بھا عبادہٗ واما ذکرت من قدمک وسلفک مع رسول اللہ فقد کنت کذالک وکنت اھلاً للولایۃ ولاکن احدثت ما علمتہٗ وقد بغت ومنعت وکابرت علیہ وقد تمسکت بالامارۃ علینا۔ (تاریخ الکامل جز ۳ مقتل عثمان) کہ یہ جو آپ نے ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے عمر کے بعد آپ کو بہترین خیال کیا تھا۔ اس لئے آپ کو والی بنایا۔ تو یہ جو کچھ ہوا سو ہوا اور جو کچھ بھی خدا نے کیا وہ بہتر ہوا۔ مگر آپکو خدا نے مصیبت بنایا جس میں اسنے اپنے بندوں کو مبتلا کیا۔ اور ان کا اس نے امتحان لیا۔ باقی یہ جو آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیمی رفیق تھے۔ تو بیشک ایسا ہی تھا اور اس لحاظ سے آپ خلافت کے اہل تھے۔ لیکن بعد میں آپ نے ایسی ایسی حرکات کا ارتکاب کیا۔ جو آپ جانتے ہی ہیں۔ بلکہ مفسدانہ اور باغیانہ افعال کا ارتکاب کیا اور ہم پر امارت و حکومت زبردستی جتلانے لگے۔ اور ظلم و تعدی کی

حضرت عثمانؓ پر اعتراض

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ حضرت عثمانؓ کی طرف کیسے گھناؤنے عیوب منسوب کرتے تھے چنانچہ اسی تاریخ میں بعض ایسے ہی مطاعن کا ذکر آتا ہے جو حضرت عثمان رضؓ کی ذات اطہر پر لگائے گئے۔ منجملہ انکے یہ تھا کہ آپؓ نے بیت المال کے روپیہ سے کئی املاک اور باغات خریدے ہیں حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عرب کے مشہور مالدار تاجر تھے۔ تجارت کا بہترین ملکہ رکھنے کیوجہ سے

اور فن زراعت سے بھی خاص دلچسپی رکھنے کی وجہ سے آپ نے مدینہ سے باہر دور دور تک املاک خریدیں اور بنجر زمینوں کو اس طرح آباد کر دیا کہ وہی چٹیل اور ریگستانی علاقے سبزہ زار اور خطہ گلزار نظر آتے لگے۔ اس طرح وہ زمینیں زرخیز بن گئیں۔ جن کی آپ کو بھی کافی آمدنی تھی۔ اسی وجہ سے آپ کی تمدنی زندگی میں قدرتاً مرفہ الحالی کی شان جھلکتی تھی۔ مگر یہ باتیں حاسدین کے دلوں میں خار بن کر کھٹکتی تھیں۔ اور وہ آپ پر مختلف قسم کے اعتراضات کرتے تھے

خلافت ثانیہ کے انتخاب میں خدائی ہاتھ

اب سلسلہ احمدیہ میں خلافت ثانیہ کی تاریخ سے ذرہ بھی واقفیت رکھنے والا انسان ان تمام مذکورہ حالات و واقعات کو دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ کیا بعینہٖ یہی حالت جو حضرت عثمان رضؓ نے اپنے انتخاب کے موقعہ کی پیش کی ہے یہاں بھی نہ تھی۔ ایک طرف خلافت کی مقدس امانت کے سپرد کرنے کا معاملہ درپیش تھا۔ دوسری طرف پیغامیوں کا فتنہ عظیم تھا۔ ان کرب و اضطراب کی گھڑیوں میں مسجد نور جماعت احمدیہ کی ابتہال اور تضرع بھری دعاؤں سے گونج رہی تھی۔ اور سیدنا محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف جماعت کی نگاہیں اٹھی ہوئی تھیں۔ اور آخر خدا نے جماعت کو آپ کے ہاتھ میں جمع کیا اور یہ انتخاب جماعت کی اتفاق رائے سے ہوا۔ کونسی ظاہری طاقت حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ میں تھی جو جمع کثیر کی گردنیں پکڑ پکڑ کر آپ کے آگے جھکا رہی تھی۔ دلوں پر کس کی حکومت ہو سکتی ہے سوائے اس شخص کے جس کو خدا دلوں پر حکمران بنانا چاہتا ہے۔ پھر کیا خدا کو اس انتخاب کے وقت علم نہ تھا کہ نعوذ باللہ آپ کسی وقت ایسے نقائص میں مبتلا ہو جائیں گے۔ جو منصب خلافت کے شایان شان نہ ہونگے۔ اگر تھا تو اس سے خدا پر الزام آتا ہے کہ اس نے نعوذ باللہ جماعت کی پروا نہ کی۔ اور اگر خدا آپ کو پاک اور مطہر یقین کرتا تھا۔ تبھی اس نے خلافت کا بارگراں آپ کے کندھوں پر ڈالا تو اس میں کیا شبہ ہے کہ آج جو لوگ آپ کے خلاف اعتراض کر رہے ہیں۔ وہ خود دشمنی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اور ان کے اعتراضات میں ایک شمہ بھر بھی سچائی نہیں۔

قدرت ثانی کے مظاہر

غرض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ معیار اور خلافت راشدہ کی عملی شہادت کے مطابق خدا تعالیٰ جس کو خلیفہ بناتا ہے۔ وہ اس قوم کا بہترین فرد اور خدا تعالیٰ کا محبوب ترین اور مقبول بندہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ کے مطابق خدا کی قدرت ثانیہ کا مظہر ہوتا ہے اس لحاظ سے خلافت ایک مقام اور عہدہ ہے جہاں سے تنزل ناممکن ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں جہاں اپنے آپ کو خدا کی مجسم قدرت بتاتے ہیں وہاں خلفاء کو ایسے وجود بتاتے ہیں جو خدا کی دوسری قدرت کے مظہر ہونگے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا" اور پہلی قدرت کا مظہر انبیاء کو بتاتے ہیں جیسا کہ الوصیت ص۵ میں فرماتے ہیں۔ "غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے" اسی طرح ص۶ میں فرماتے ہیں "میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے" اب ایک صحیح العقل اور سلیم القلب انسان سمجھ سکتا ہے کہ کیا وہ لوگ جو ایک دفعہ خدا کی قدرت کے مظہر ٹھیر چکے ہیں جن کی شان اتنی بلند ہوتی ہے کہ خدا ان کے ذریعہ دنیا میں اپنی قادرانہ تجلی دکھاتا ہے۔ کیا وہ ایسے نقائص و معائب میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ وہ اس مقام سے٭

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

یوگوسلویہ میں ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی مساعی

حنفی علماء سے مسائل پر گفتگو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرصہ سے خاکسار بعض غیر معمولی مصروفیتوں کی وجہ سے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں تبلیغی کوائف پیش کرنے سے قاصر رہا ہے۔ مگر امید ہے کہ بیرون ہند کے مبلغین کے لئے دعاؤں کے ضمن میں مجھے بھی بزرگان نہیں بھولے ہونگے

عام حالات

ماہ جولائی کے شروع میں خاکسار علاقہ "کوسووا" میں جو "البانیہ" کے ساتھ ملتا ہے۔ مگر یوگوسلویا کے ماتحت ہے۔ جناب شریف دوست صاحب کے ساتھ گیا۔ اور سب سے پہلے ان کے گاؤں "دہزردیلا" میں قیام کیا۔ اس علاقہ کے تمام لوگ البانین ہیں جو کہ اپنے رنگ ڈھنگ اور خصائل میں بالکل افغان قوم سے مشابہت رکھتے ہیں طرز رہائش و لباس اور مہمان نوازی کی عادت ان میں ہوبہو افغانوں کی طرح پائی جاتی ہے حنفی المذہب ہیں علم کی کمی کی وجہ سے جہالت عام ہے۔ غربت بھی بہت ہے اکثر لوگ زراعت پیشہ اور تاجر ہیں علماء کا زیادہ اثر ہے۔ مگر ان علماء میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے صحاح ستہ کا مطالعہ کیا ہو۔ ہر ایک گاؤں میں دو تین مسجدیں ہیں جن کے علیحدہ علیحدہ امام مقرر ہوتے ہیں اور ہر ایک سرکار کی طرف سے تنخواہ پاتا ہے تمام دن قہوہ اور سگریٹ پینے میں گزار دیتے ہیں نماز کے وقت مسجد میں جو آٹھ دس آدمی آجائیں انہیں نماز پڑھا دیتے ہیں اور پھر اپنے کام میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ملاقات کے موقعہ پر اکثر قہوہ اور سگریٹ پیش کرتے ہیں چونکہ ان اشیاء کا عادی نہیں۔ اس لئے معذرت کرنی پڑتی ہے۔ اس سے وہ بہت حیران ہوتے ہیں کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے نہ قہوہ پیتا ہے نہ سگریٹ۔ قبل ازیں ایک مرتبہ اس علاقہ میں آچکا ہوں مگر دو تین دن سے زیادہ قیام نہ کر سکا تھا۔ اب پھر دوسری دفعہ آیا ہوں اور کسی قدر زیادہ ٹھیرنے کا ارادہ ہے۔ یہاں پر بعض علماء سے مذہبی گفتگو بھی ہوئی جو کہ سوال و جواب کی صورت میں عرض کرتا ہوں۔

سوال و جواب

سوال:۔ کیا نبیوں سے بھی گناہ سرزد ہوتے ہیں اگر نہیں تو اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر

جواب:۔ سب سے پہلے تمہیدی طور پر سمجھ لیں۔ کہ فتح ایک انعام ہے جو اچھی بات پر دیا جاتا ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ کیا تھا۔ تو یہ انعام دینے کا کون موقعہ تھا۔ سو واضح ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حکم الٰہی سے بعض ایسے کام کرتے تھے جو مشرکین کی آنکھوں میں گناہ معلوم ہوتے تھے مثلاً جو لوگ مسلمان ہوتے تھے ان کا اپنے بھائیوں بہنوں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق ہو جاتا تھا۔ جس کو کفار قطع رحمی کے ساتھ تعبیر کرتے تھے۔ اسی طرح اور بہت سے کام کفار گناہ کہہ کر آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے فتح مبین دی ہے۔ تاکہ ان کفار کے مزعومہ گناہوں کا ازالہ ہو جائے اور ان پر

٭ الگ کئے جائیں جس مقام پر انہیں خدا نے کھڑا کیا ہو حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اگر خدا کی دوسری قدرت کے مظاہر کے متعلق یہ خیال خام جائز ہے تو پہلی قدرت کے مظاہر یعنی انبیاء کے متعلق بھی یہی خیال [illegible] صحیح ہوگا [illegible] (ملخص از اسلام قادیان)

ظاہر ہو جائے۔ کہ جو آپ نے ام کئے۔ وہ گناہ نہیں۔ بلکہ عین با موقعہ و بر محل فعل تھے اور شریعت کے ماتحت تھے۔ اگر گناہ ہوتے تو فتح نہ ملتی۔ فتح کا ملنا ایک بھاری دلیل ہے۔ آپ کے معصوم ہونے کی اور اس بات پر کہ کفار کے مفروضہ گناہ حقیقت میں گناہ نہ تھے۔

سوال۔ سورۃ نصر میں واستغفرہ انہ کان توابا کے کیا معنے ہونگے۔ اور ایک جگہ تو واستغفر لذنبک بھی آتا ہے۔

جواب۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جب لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی تسبیح و تحمید کر اور چونکہ ان داخل ہونے والے لوگوں میں بعض ایسے بھی ہوں گے جنہوں نے اپنی جہالت اور کم علمی کیوجہ سے تجھے تکلیفیں دی ہوں گی۔ اور بڑے بھاری گناہ کے مرتکب ہوئے ہونگے۔ اس لئے ان کے گناہوں کی معافی کے لئے دعا کر۔

دوسری آیت فاستغفر لذنبک کے معنے یہ ہیں۔ کہ ان لوگوں نے جو تجھے اور تیرے اصحاب کو تکالیف پہنچا کر گناہ کئے ہیں۔ تو اپنے ان گناہوں کی معافی کے لئے ان کے حق میں دعا کر۔

عربی زبان میں یہ محاورہ ہے۔ کہ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوسرے بھائی کو ضرر پہنچایا ہو۔ تو کہتے ہیں۔ لہ علیّ ذنب یعنی اس کا مجھپر گناہ ہے۔ انہی معنوں میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا۔ لھم علیّ ذنب فاخاف ان یقتلون کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف جانے کی ہدایت کی تو انہوں نے کہا۔ کہ ان کا مجھ پر گناہ ہے میں ڈرتا ہوں کہ مجھے کہیں قتل نہ کر دیں میری اس تشریح کا اس عالم پر جس نے سوال کیا تھا اچھا اثر ہوا۔ اور اس نے البانین زبان میں اس کا ترجمہ کر کے حاضرین کو سنایا۔ جس کی وجہ سے سب کے چہروں پر بشاشت چھا گئی۔ باتوں باتوں میں میں نے یہ بھی کہا کہ خداوند تعالےٰ نے کوئی چیز تکلیف دہ اور ضرر رساں پیدا نہیں کی۔ اسپر انہوں نے سوال کیا کہ تقدیر خیرہ وشرہ من اللہ تعالےٰ کے خیر اور شر پہنچانے کا کیا مطلب ہے۔ اسپر بہت لمبی بحث ہوئی۔ آخر میں نے قرآن شریف سے ثابت کیا کہ شر انسان خود اپنے آپ کو پہنچاتا ہے۔ تب ان کی کسی قدر تسلی ہوئی۔

میں نے کہا کہ خداوند تعالےٰ نے ہر چیز میں ایک قوت رکھی ہے۔ جو کہ دوسری چیز پر اپنا اثر کرتی ہے۔ مثلاً آگ میں جلانے کی قوت ہے۔ برف میں سرد کرنے کی قوت ہے اسی طرح بعض ادویات میں قوتیں رکھی ہوئی ہیں مگر یہ قوتیں حقیقت میں لوگوں کے فائدہ کیلئے ہیں۔ مثلاً آگ سے کھانا پکائیں سردی دور کریں اور دوسرے کاموں میں استعمال کریں۔ اسی طرح برف کے بہت سے فوائد ہیں۔ مثلاً ہیضے کے مریض کے لئے بہت مفید ہے مگر انسان اپنی غلطی سے ان سے نقصان بھی اٹھا لیتا ہے۔ مثلاً آگ کا یہ کام ہے کہ جو بھی اس میں پڑے اس کو جلائے اسی طرح برف کا یہ کام ہے کہ وہ سرد کر دے۔ اب انسان آگ سے روٹی بھی پکا سکتا ہے اور مکان بھی جلا سکتا ہے۔ جب انسان کو ان مذکورہ اشیاء سے فائدہ پہنچتا ہے تو خیر سے تعبیر کرتا ہے اور اگر اپنی غلطی سے تکلیف پہونچے۔ تو شر سے تعبیر کرتا ہے۔ اس موقعہ پر کم علم لوگ شر کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے لوگوں کو یہ ادب سکھایا گیا ہے۔ کہ اذا مرضت فھو یشفین۔ کہ جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو خدا ہی مجھے شفا دیتا ہے۔ یہ نہیں کہا۔ کہ جب وہ مجھے بیمار کرتا ہے تو شفا دیتا ہے۔

پس شر کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئیے۔ ہاں چونکہ ان اشیاء میں یہ قوتیں اللہ تعالےٰ نے رکھی ہیں۔ اس لئے ان کے ہر ایک فعل کو خدا کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد میں نے احمدیہ البم سے اسلام کے متعلق جماعت احمدیہ کی خدمات کا ثبوت دیا۔ جس کا لوگوں پر بہت ہی اثر ہوا۔

پھر بعض فقہی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتایا کہ ہمارے نزدیک وہ امام اعظم ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کچھ میں نے اپنی کتب میں لکھ دیا ہے اسپر عمل کرو۔ اور جو بات نہیں بیان کی اسمیں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا طریق اختیار کرو۔ کیونکہ وہ نہایت متین ذہین فہیم اور بڑے پائے کے عالم تھے

ایک دوسرے گاؤں میں

میں نے اس گاؤں میں تین چار دن قیام کیا۔ اس کے بعد یہاں سے کچھ فاصلے ایک گاؤں "وچترن" ہے۔ وہاں گیا۔ اس جگہ شریف وتسا صاحب کے چھوٹے بھائی رہتے ہیں۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ یہاں کا جو سب سے بڑا عالم ہے وہ آج کل یہاں موجود ہے۔ آپ یہاں آئیں۔ اس عالم کا نام حاجی سلیم ہے۔ اور قادریہ طریقت کے پیرو ہیں۔

اس گاؤں کی کل آبادی ۶۰۰ نفوس کے قریب ہے۔ جن میں سے تین سو اشخاص شریف وتسا صاحب کے ساتھ تھے۔ اور تین سو مخالف پارٹی کے ساتھ تھے۔ مذکورہ عالم حاجی سلیم صاحب بھی شریف وتسا صاحب کے ہی رفدار تھے یہاں قریباً آٹھ دن قیام کیا ہر گاؤں میں پولیس باقاعدہ مجھ سے پوچھتی تھی کہ کیا کام کرتے ہو۔ کیوں آئے ہو۔ کتنے دن ٹھہرو گے۔ پھر یہاں کے بعد کس جگہ جانے کا ارادہ ہے جس کا جواب میں حسب موقعہ تسلی بخش دے دیتا۔ اس گاؤں میں خوب جم کر مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی جو مختصراً عرض کرتا ہوں۔

ایک حق پسند عالم سے گفتگو

حاجی سلیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مہدی اور نبی ہونے کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔ بلکہ متانت سے کہا کہ غیر تشریعی نبی آنے کا تو میں بھی قائل ہوں کیونکہ بنی اسرائیل میں بھی آتے رہے ہیں اسی طرح مسئلہ نزول الہام کے متعلق کہا کہ جب زمین اور نحل پر وحی ہو سکتی ہے تو انسان پر تو بدرجہ اولیٰ ہو سکتی ہے۔ ہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے متعلق بعض دلائل انہیں سمجھانے پڑے۔ میں نے انہیں بتایا کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں۔ اور اب وہ نہیں آئیں گے۔ بلکہ حدیث بخاری سے امامکم منکم کے مطابق امت محمدیہ سے ان کے کسی بروز نے آنا ہے پھر تاریخ طبری میں حضرت مسیح کی قبر سے جس کتبہ کا ذکر ہے اس کا حوالہ دیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق حدیث ۱۲۰ سال زندہ رہنے کی پیش کی۔

پھر میں نے چاند اور سورج کے رمضان میں خسوف کسوف کے متعلق بتایا اور اخبارات میں شائع ہونے کا بھی انہیں علم دیا۔ تو بہت ہی حیران ہوئے۔ اور جب حضرت اقدس کی بیان فرمودہ تفسیر سورہ تکویر اور والعٰدیٰت بیان کی اور موجودہ زمانہ پر اسے چسپاں کیا تو حاضرین عش عش کر اٹھے۔ میری باتوں کا حاجی صاحب اپنی زبان میں دوسروں کیلئے ترجمہ کرتے جاتے تھے۔

اتوار کے دن حاجی صاحب سے پھر ملاقات کی غرض سے بعض ارد گرد کے علما بھی تشریف لائے جو ایک درجن سے زیادہ ہو گئے۔ حاجی صاحب نے تعارف کرانے کے بعد میرے اس ملک میں آنیکی غرض بتائی۔ اور پھر انہوں نے بعض سوالات کئے جن کے میں نے حسب توفیق جواب دئے۔

مردے زندہ کرنے کے متعلق گفتگو

حاضرین میں سے ایک شخص سے جو اپنے آپ کو کسیقدر زیادہ علم والا سمجھتا تھا میری حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

سوال۔ کیا کوئی مردے زندہ کر سکتا ہے۔

جواب۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی زندہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی نے زندہ کئے ہیں۔ یہ صفت صرف خدا تعالےٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔

سوال۔ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو زندہ کیا تھا۔

جواب۔ قرآن کریم کی کسی آیت اور کسی صحیح حدیث سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور نہ ہم اس کے قائل ہیں۔

سوال۔ تو پھر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی مردے زندہ نہیں کئے۔ ان کے متعلق تو قرآن شریف سے ثابت ہے

جواب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح مردے زندہ کئے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ ×

× رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ اذا دعاکم لما یحییکم کہ تمہارا رسول تمہیں زندہ کرنے کے لئے اپنی طرف بلاتا ہے۔ میری ان تمام باتوں کا حاجی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

چندوں کی باقاعدہ وصولی کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

فیصلہ جات مجلس مشاورت کے نفاذ کے متعلق نمائندگان مشاورت کی طرف سے سنین ماضیہ میں عموماً یہ عذر ہوا کرتا تھا۔ کہ چونکہ رپورٹ مجلس مشاورت بہت دیر سے شائع ہوتی ہے۔ جب کہ اکثر فیصلہ جات کے نفاذ کا وقت گذر جاتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی اس ذمہ داری کو جو بحیثیت نمائندہ ہونے کے ان پر عائد ہوتی ہے۔ ادا نہیں کر سکتے۔

الحمد للہ! کہ احباب کی خواہش کے مطابق مارچ ۱۹۳۷ء کی مجلس مشاورت کی رپورٹ بہت جلد طبع ہو کر اواخر ماہ مئی میں ہی شائع کر دی گئی تھی۔ اس لئے اب جملہ عہدہ داران جماعت مقامی و نمائندگان مشاورت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے منشا کو جو درج ذیل ہے۔ پورا کرنے کے لئے کامل جدوجہد سے کام لیں گے۔

"نمائندگان مجلس مشاورت کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں اور دوستوں میں مشاورت کے فیصلہ جات کا سرگرمی اور جوش کے ساتھ نفاذ کیا کریں۔ ورنہ مشاورت کی غرض بالکل مفقود ہو جاتی ہے"

اگرچہ رپورٹ مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء اور اس سے قبل اکتوبر ۱۹۳۶ء کی بروقت شائع ہو جانے کی وجہ سے ہر ایک جماعت فیصلہ جات مشاورت سے پوری طرح آگاہ ہو چکی ہوتی ہے لیکن ہر دو مشاورتوں میں بیت المال کے متعلق جو فیصلہ جات حضرت امیرالمومنین نے فرمائے ہیں۔ ان کا خلاصہ بطور اور وہاں معہ نتیجہ زیر نفاذ فیصلہ جات پیش کیا جاتا ہے۔ تا ہر ایک جماعت ان کو کماحقہ تعمیل کرانے میں پوری کوشش کر سکے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

عہدہ داران کا چندوں میں باقاعدہ ہونا

سب سے پہلے میں اس نقص کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں جس کی وجہ سے عموماً جماعتوں کے چندوں میں کمزوری اور سستی پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ جن جماعتوں کے عہدہ داران مقامی وہ چندہ دینے میں سست ہوں وہ قدرتی طور پر دوسروں میں جوش اور چستی پیدا نہیں کر سکتے۔ اور ان کے بد نمونہ کا تعدی اثر دوسروں میں بھی سرایت کئے بغیر نہیں رہتا۔ رفتہ رفتہ وہ جماعتیں جو کبھی فرض شناس باقاعدہ عہدہ داران کی موجودگی میں اعلیٰ درجہ کی قربانی کرنے والی جماعتوں میں شمار ہوتی رہی ہیں۔ بعد کے آنے والے کمزور اور سست عہدہ داروں کی وجہ سے کمزور اور سست ہو جاتی ہیں۔ پس اس قسم کے نظارہ کے پیش نظر مشاورت اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے صاف طور پر فیصلہ فرما دیا ہوا ہے کہ

ہر ایسی جماعت میں جس کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۲۱ یا اس سے زائد ہو۔ وہاں پر کارکن اور نمائندگان مشاورت صرف ایسے ہی شخص مقرر ہوں جو پوری شرح کے ساتھ باقاعدہ چندہ دیتے ہوں اور جن کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہوں۔ (ملاحظہ ہو رپورٹ مجلس مشاورت اکتوبر ۱۹۳۶ء)

پس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی بناء پر خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جہاں بھی عہدہ دار جماعت مقامی ایسے لوگ ہوں۔ جو اس فیصلہ کے مطابق کارکن بنائے جانے کے مستحق نہیں ہیں۔ تو یا تو ان عہدہ داروں کو اپنی اس خامی کو دور کرنا چاہیئے۔ یا پھر ان کو اپنی جگہ خالی کر دینی چاہیئے۔ تا کہ ان کی جگہ دوسرے دوست منتخب کئے جائیں جو چندہ دینے میں مستعد اور سرگرم ہوں لیکن اگر عہدہ دار لوگ ان دو تجویزوں میں سے ایک پر بھی عمل نہ کریں۔ تو دوسرے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ایسے عہدہ داروں کے متعلق نظارت بیت المال میں رپورٹ کریں۔ اور خود حضرت امیرالمومنین کے ارشاد مندرجہ خطبہ جمعہ جو الفضل مجریہ ۲/۷/۳۴ء میں شائع ہوا تھا۔ فوراً عملدرآمد شروع کریں۔ جس میں حضور نے فرمایا کہ:۔

"جہاں جہاں پریذیڈنٹ یا سیکرٹری خود چندہ کے نادہند یا سست ہونے کے سبب چندہ وصول کرنے میں سست ہوں وہاں کی جماعت کے دوسرے افراد کو چاہیئے کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ کیونکہ جماعت کے عہدہ داروں کے سست ہونے کے سبب افراد خدا کے نزدیک بری الذمہ نہیں ہو سکتے"

الغرض سب سے مقدم و ضروری کام یہ ہے کہ مقامی جماعتوں کا انتظام ایسے عہدہ داروں کے ہاتھ میں دیا جاوے جو خود باقاعدہ اور باشرح چندہ دینے والے ہوں۔ تا دوسروں میں بیداری اور چستی پیدا کر سکیں۔

سب سے زیادہ چندہ وصول کرنا ضروری ہے

اس کے بعد میں چندہ کی وصولی کے متعلق اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ چندہ کے جمع کرنے میں اس اصل کو ملحوظ رکھا جاوے۔ کہ سنہ رحال کا چندہ کسی صورت میں بھی کسی کے ذمہ باقی نہ رہنے دیا جاوے۔ خواہ یہ چندہ تنخواہ پر ہو یا تجارت اور زمینداری کی آمد پر۔

چندہ کی وصولی کا خاص خواہ انتظام ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایک تنخواہ یا فصل پر وصولی میں کوتاہی ہو جاوے۔ اور چندہ بروقت وصول نہ کیا جائے تو اس کا بعد میں وصول ہونا نہایت مشکل ہوتا ہے اور دینے والے پر بھی الا ماشاء اللہ بھاری بوجھ پڑتا ہے۔ اس لئے بہترین صورت یہی ہے کہ وصولی چندہ تنخواہ اور فصل کے موقعہ پر بروقت کر لی جائے۔ خواہ اس کے لئے ضرورت اور حالات کے تحت مقامی جماعت کے محصلین کی تعداد میں اضافہ کرنا پڑے۔ اور ہر ایک محصل کے حلقہ کو بہت محدود کر دیا جائے تا بآسانی سب سے بروقت جلد جلد چندہ کا مطالبہ کیا جا سکے۔ اور کسی دوست سے متعدد بار مانگنے سے ہی چندہ وصول ہو سکتا ہو۔ تو اس کو بروقت مطالبہ نہ کئے جانے کا عذر نہ رہے۔

گو مومن کے لئے اس قسم کا عذر کہ چندہ وصول کرنے کے لئے محصل نہ پہنچا تھا۔ قابل پذیرائی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر محصل نہیں پہنچا تھا۔ تو چندہ خود بخود بھجوا دینا چاہیئے تھا۔ تاہم مقامی عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ حتی الوسع کسی کے لئے اس قسم کا عذر بھی نہ رہنے دیں

بقایا کی وصولی کے متعلق ہدایت

جن احباب کی طرف گذشتہ سالوں کا بقایا ہو۔ اس کے متعلق یہ نوٹ کر لیا جائے کہ ۳۷-۱۹۳۶ء کے بقایا کی وصولی تو لازمی طور پر کی جائے۔ اگر یکمشت وصولی نہ ہو سکے۔ تو ماہواری چندہ کے ساتھ ساتھ مناسب اقساط مقرر کر لی جائیں۔ اس سے قبل کے بقایا کی وصولی کے لئے بھی جو کوشش حتی الوسع ممکن ہو۔ ضرور کی جائے۔ لیکن اگر اس کی وصولی حالات کے لحاظ سے کسی دوست سے ناممکن ہو۔ تو پوری کوشش کر لینے کے بعد مرکز میں رپورٹ یا سفارش بھیجی جائے۔ تا حالات اور مقامی جماعت کی سفارش کو مدنظر رکھتے ہوئے بقایا کی معافی کے متعلق غور کیا جا سکے لیکن ایسے بقایا دار سے آئندہ کے لئے ماہواری چندہ کی ادائیگی کے متعلق پختہ اقرار لیا جاوے۔ تا ایسا نہ ہو کہ سابقہ بقایا معاف کروا لینے کے بعد بھی چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی نہ ہو۔

مگر یہ یاد رہے۔ کہ موصی صاحبان کا بقایا معاف نہیں ہوسکتا۔ البتہ حالات کے ماتحت التوا ہوسکتا ہے۔ اگر چندہ اور بقایا کی وصولی میں دقت ہو۔ تو بعض اوقات خاص دوستوں کے ذریعہ بعض اوقات بیویوں کے ذریعہ اور کبھی وفد کے ذریعہ وصولی میں مدد مل سکتی ہے۔ لیکن اگر تمام تدابیر پر عمل کر لینے کے بعد پھر بھی کسی دوست سے چندہ وصول نہ ہو۔ تو پھر ایسے شخص کے متعلق حسب فیصلہ مجلس مشاورت اکتوبر ۱۹۳۶ء، مندرجہ اخبار الفضل ۶ر دسمبر ۱۹۳۶ء جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ کاروائی کی جائے۔

ایسے (نادہند) لوگوں کا معاملہ تعزیری کاروائی کے لئے مرکز میں بھجوانے سے قبل امیر یا پریذیڈنٹ صاحب ایک ماہ پیشتر باقاعدہ نوٹس دیں۔ کہ اگر انہوں نے اصلاح نہ کی۔ تو ان کے متعلق مرکز میں تعزیری کاروائی کیلئے رپورٹ کیجاویگی۔ اگر اس قسم کا نوٹس ملنے پر بھی کوئی تبدیلی نہ کریں۔ تو ان کا معاملہ تعزیری کاروائی کیلئے مناسب وقت پر دفتر ہذا میں بھجوا دیا جائے۔

جن دوستوں کی مثلاً جو ڈاکٹر یا وکیل ہوں یا حرفت پیشہ ہوں۔ آمدنی معین نہ ہو۔ ان سے چندہ وصول کرنے میں بعض اوقات دقت ہوتی ہے۔ اس لئے اگر ایسے لوگوں کو صندوقچیاں مہیا کر دی جائیں جس میں ساتھ ساتھ اپنی آمد سے چندہ کی رقم حساب کرکے صندوقچیوں میں ڈالتے رہیں۔ اور جمع شدہ رقم ہر مہینے کے آخر پر نکال لی جایا کرے۔ تو اس طریق سے ایسے لوگوں کو چندہ کی ادائیگی میں بہت کچھ سہولت ہوسکتی ہے۔

مستورات سے چندہ کی وصولی

علاوہ جماعت کے مردوں کے مستورات سے بھی (مطابق فیصلہ مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء، مندرجہ رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۹۸) بالالتزام باقاعدہ چندہ وصول کیا جائے۔ یعنی جن خواتین کی اپنی مستقل آمد ہو خواہ وہ تنخواہ کی صورت میں ہو یا کرایہ وجائیداد اور پیداوار زمین یا جیب خرچ کی صورت میں ان سب ذرائع آمد پر پوری شرح کیساتھ چندہ وصول کیا جائے (جو خواتین اپنے اخلاص کیوجہ سے پہلے ہی اعلیٰ شرح سے چندہ دے رہی ہوں۔ اس کو گھٹانا مقصود نہیں ہے۔) جن خواتین کی مستقل آمد نہ ہو۔ ان سے کچھ نہ کچھ چندہ حتی الوسع ضرور لیا جائے۔

اسلئے جماعت کی ہر ایک خاتون سے ان کی آمد کا پتہ لگا کر مستورات کا علیحدہ بجٹ تیار کیا جائے۔ جن کی کوئی مستقل آمد نہ ہو وہ جو بھی ماہوار چندہ دینا اپنے اوپر لازم کریں۔ وہ بھی درج بجٹ کر لیا جائے۔ اس بجٹ کی ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیجائے۔ اور ایک کاپی مرکز میں بھجوا دی جائے۔ مستورات کے چندہ کی وصولی کا انتظام مردوں کیطرح باقاعدہ طور پر ہونا چاہیئے مناسب ہوگا۔ کہ مستورات کے چندہ کی وصولی لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ کیجائے لیکن جہاں لجنہ اماء اللہ نہ قائم ہوئی ہو۔ تو وہاں مردوں کے انتظام کے ماتحت ہی مستورات کے چندہ کی وصولی ہونی چاہیئے

بہرحال عورتوں کے چندہ کی وصولی کا انتظام اور نگرانی خواہ کہیں لجنہ اماء اللہ قائم ہوئی ہو۔ یا نہ ہوئی ہو۔ مقامی جماعت کے اُمراء و پریذیڈنٹ کے اہتمام میں ہوگی۔ حساب کتاب اور ترسیل چندہ کا انتظام سیکرٹری مال کے سپرد ہوگا۔ چندہ مستورات مرکز میں بھجواتے وقت کوپن پر لکھ دیا جائے "چندہ مستورات"۔ مستورات کا چندہ جماعت وار بیت المال کے کھاتہ میں درج ہوتا ہے۔ خاکسار

عورت سے کیوں نہیں کہتے

اگر وہ ہر مہینہ ماہواری ایام کی سخت تکلیف اٹھاتی ہے۔ اور ایام رک رک کر یا درد کیساتھ آتے ہیں۔ یا زیادہ یا کم آتے ہیں۔ یا ایام کے دنوں میں اس کے ناف تلوں میں کمر میں یا اور کہیں درد ہوتا ہے۔ یا ایام ماہواری کئی برس سے بند ہیں۔ یا ایام کی بیقاعدگی کے باعث وہ غریب ہر مہینہ کئی روز تک تڑپ تڑپ کر کاٹتی ہے۔ یا ایام ماہواری کے دنوں میں سفید رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔ تو اس کو تم یہ کیوں نہیں بتا دیتے کہ ان تمام تکلیفوں کا نہایت سریع التاثیر اور بیحد کارگر علاج یہ ہے۔ کہ ایسی عورت صرف ایک شیشی دوا **کورس** استعمال کرے۔ دوا کورس ماہواری ایام کو ایسا باقاعدہ کر دیتی ہے۔ اور ایسا باقاعدہ کر دیتی ہے۔ کہ یہ دوا استعمال کرنیکے بعد عورت کو ہر مہینہ مقررہ وقت پر صحیح تعداد میں بغیر کسی درد اور تکلیف کے ماہواری ایام آنے لگتے ہیں اور عورت ہر مہینہ نہایت آسانی سے ساتھ ایام حیض سے فارغ ہوجاتی ہے۔ لطف یہ کہ ایام کے زمانہ میں بھی عورت کے دل پر فرحت اور امنگ محسوس ہوتی ہے۔ دوا کورس کا یہ سو فیصدی کامیاب اثر دیکھ کر ملک کے بیشمار ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضوں کو اس دوا کے استعمال کا مشورہ دے رہے ہیں اور ابتک ہزارہا عورتوں کو یہ دوا تندرست کر چکی ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے ایام ماہواری باقاعدہ بغیر تکلیف کے آنے لگتے ہیں۔ قیمت ایک شیشی کورس دو روپے آٹھ آنہ (عہ) محصولڈاک سات آنے

منگوانے کا پتہ:- **لیڈی ڈاکٹر زنانہ دواخانہ پی بکس نمبر ۳۴ دہلی**

LADY DOCTOR. ZANANA DWAKHNA. P. Box 34 DELHI

مستورات کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ بیشمار بے اولاد عورتیں ان کی ادویہ سے صاحب اولاد ہوچکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کرکے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتے کا پتہ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہوجاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہوجاتا ہے۔ حیض بیقاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جسطرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہوکر کامل صحت ہوجاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ) نوٹ:- کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:- **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ**

قدرت کے دو ۲ عطیے

پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار دیکھنے کے آرزومند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرکے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جوانمردی کا لطف اٹھائیں یہاں ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں قیمت صرف عہ فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں

المشتہر **مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات پنجاب**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۸ ستمبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانے میں جو گوشت تیار ہوگا۔ وہ ہندوستانی فوجوں کے لئے نہیں بلکہ صرف برطانوی افواج یعنی گورہ فوج کے لئے ہوگا۔

شنگھائی ۹ ستمبر حکومت چین کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جاپانی طیاروں نے پناہ گزینوں کی ایک بھری ہوئی ٹرین پر سنکیانگ میں داخل ہوتے وقت بمباری کی اور پانچ ڈبے تباہ کر دیئے۔ جس کے نتیجہ میں ۳۰۰ چینی ہلاک اور ۴۰۰ زخمی ہوئے یہ پناہ گزین شنگھائی سے گئے تھے۔

ناگپور ۹ ستمبر واردھا سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانگرس کے خلاف اپنی شکایات کا مظاہرہ کرنے کے لئے ۸ ہریجنوں نے گاندھی جی کی جھونپڑی کے سامنے حال ہی میں چھ دن تک ستیہ گرہ کی۔

شملہ ۹ ستمبر ایسوسی ایٹڈ پریس کے لابی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سوموار کو ہز ایکسی لینسی وائسرائے جب مرکزی مجالس واضع قوانین کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں گے تو کانگرسی ارکان اس اجلاس سے غیر حاضر رہیں گے۔

لاہور ۹ ستمبر نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے ملاقات کے دوران میں بابو راجندر پرشاد نے کہا کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں کانگرس کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کا اثر ان صوبوں میں سے جہاں کانگرس کو اکثریت حاصل نہیں۔ صوبہ آسام پر ہو سکتا ہے۔ آسام کے حالات اگرچہ صوبہ سرحد سے مختلف ہیں۔ مگر صوبہ سرحد کی کامیابی اور صوبوں کی نسبت یہاں زیادہ اثر پذیر ہو سکتی ہے۔

آگرہ (بذریعہ ڈاک) نواب فیاض احمد خان ممبر یوپی کونسل نے حسب ذیل قرارداد کونسل کے اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ یوپی کی ساری مسلم آبادی سہ رنگے جھنڈے کو قومی جھنڈا تسلیم نہیں کرتی۔ یہ کونسل یوپی گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے کہ سرکاری عمارتوں وزیروں کی سرکاری اقامت گاہوں ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل بورڈوں کے دفاتر پر کانگرس کا سہ رنگا جھنڈا لہرایا جانا اس وقت تک ممنوع قرار دیا جائے جب تک کہ ہندوستان کا کوئی ایسا قومی جھنڈا تجویز نہیں ہوتا۔ جسے ہندوستان کے سارے مسلمان اور غیر مسلم قومی جھنڈا تسلیم کریں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ حکومت روس امریکہ میں چند اور جنگی جہاز بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فی الحال تین جہازوں کے لئے ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۹ ستمبر بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے پنڈت گووند ولبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے یوپی اسمبلی میں جیل خانوں کی آبادی کم کرنے سے متعلقہ مطالبہ زر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہم جیل خانوں کے نظم و نسق میں اصلاح کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر جیل خانوں کی ⅓ آبادی کو کم کرنے کا امکان ہوگیا۔ اور ہم نے یہ تجویز منظور کر لی۔ تو ہم جیل خانوں کے موجودہ بجٹ میں معقول بچت کر سکیں گے۔ جو اس محکمہ میں ضروری اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بہت کافی ہوگی۔

شملہ ۹ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی طرف سے تمام پراونشل گورنروں کے نام ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ کانگرسی وزارتوں کے ساتھ تصادم نہ کریں۔ اگر کوئی ڈیڈ لاک صورت پیدا ہو جائے۔ تو معاملہ گورنمنٹ ہند کے روبرو رکھا جائے۔ گورنمنٹ ہند۔ گورنمنٹ برطانیہ سے مشورہ کرکے ہدایت جاری کرے گی۔

لکھنؤ ۹ ستمبر پنڈت گووند ولبھ پنت وزیر اعظم نے اپنی بجٹ کی تقریر کے دوران میں بیڈن پاول سکاؤٹس ایسوسی ایشن کی گرانٹ کے متعلق ایک اہم اعلان کیا۔ آپ نے کہا کہ ہم نے اس سال کے بجٹ میں گرانٹ اس لئے بند نہیں کی۔ کہ ایسوسی ایشن کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن ہم ایسوسی ایشن پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ آئندہ سال کے بجٹ میں اس کی گرانٹ کے لئے روپیہ وقف نہیں کیا جائے گا۔

ایبٹ آباد ۹ ستمبر گورنر نے حکم جاری کیا ہے کہ قانون امن عامہ کی دفعہ ۲۲، ۲۴ ستمبر سے ۲۹ نومبر تک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں نافذ رہے گی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان کو صوبجاتی حکومت کے اختیارات بھی دیئے گئے ہیں۔

رنگون ۸ ستمبر آنریبل وزیر تجارت و صنعت ۱۶ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن جا رہے ہیں۔ تاکہ تجارتی گفت و شنید کے وقت اپنے فرائض کو ادا کر سکیں۔

کیمبل پور ۸ ستمبر کوٹ بھائی تھان سنگھ کے ستیہ گرہ کے سلسلہ میں سزا یافتہ سکھوں میں سے آج چار مزید سکھ رہا کئے گئے ہیں۔

اکولا ۹ ستمبر برار پراونشل کانگرس کمیٹی کے پریذیڈنٹ نے پنڈت جواہر لال نہرو سے پوچھا تھا۔ کہ کیا کانگرسیوں کو ہندو سبھا میں شامل ہونا چاہیئے؟ اس کے جواب میں پنڈت جی نے لکھا ہے کہ سرکردہ کانگرسیوں کا پراونشل ہندو سبھا کی سرگرمیوں میں حصہ لینا یا اس کی استقبالیہ کمیٹی کا ممبر بننا میرے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ کانگرسیوں کو ہندو سبھا سے دور رہنا چاہیئے۔

رنگون ۸ ستمبر برما لیجسلیچر کے دونوں ہاؤسوں کی مقرر کردہ جائنٹ کمیٹی کا اجلاس آج لیجسلیچر کے ممبروں کی تنخواہوں اور الاؤنس کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ کمیٹی نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ ممبروں کی تنخواہ اجلاس کے دوران میں ۲۵۰ روپیہ ماہوار معہ ۱۵ روپیہ روزانہ الاؤنس مقرر کی جائے۔ اور ممبران کو سفر کے لئے ڈبل فسٹ کلاس کرایہ دیا جائے۔

قاہرہ ۸ ستمبر مصری حکومت نے طے کیا ہے کہ فی الحال حبش میں مصری قونصل جنرل کے تقرر کا مسئلہ اس وقت تک ملتوی رکھا جائے جب تک کہ مجلس اقوام حبش پر اٹلی کے قبضہ کا سوال طے نہ کر دے۔ چنانچہ فی الحال کوئی مصری قونصل حبش نہیں بھیجا جائے گا۔ مصر کے سیاسی حلقوں کی رائے بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ جب تک مجلس اقوام اطالیہ کے قبضہ کو تسلیم نہ کر لے۔ مصر کو حبش کی اطالوی حکومت سے بے تعلق رہنا چاہیئے۔

بمبئی ۸ ستمبر بمبئی کانگرس سوشلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ چین کے خلاف جاپان کے رویہ کی پر زور مذمت کی ہے اور کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جاپانی مال کے مقاطعہ کا ریزولیوشن پاس کرے۔

لنڈن ۹ ستمبر عام توقعات یہ تھیں کہ اٹلی روس کی دوسری یادداشت کو نظر انداز کرکے بحیرہ روم کی کانفرنس میں شامل ہو جائے گا۔ لیکن ماسکو کی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ روس نے ایک اٹلی کے لئے ایک تیسرا نوٹ بھی تیار کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس نوٹ میں وہ تمام ثبوت مہیا کر دیئے جائیں گے جو اٹلی کو روسی جہازوں پر حملہ کرنے کے لئے مجرم گردان سکیں۔ اس نوٹ میں قطعی طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔ کہ بحیرۂ روم میں روسی جہازوں کو تارپیڈو کا نشانہ بنانے والے اطالوی جنگی جہاز تھے عام خیال یہی ہے کہ اس نوٹ کے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی